60442 ـ برائی و منكرات پر مشتمل شادی تقریب میں كھانا پكانے كی معاونت كرنا اور تقریب سے دور رہنا

سوال

ہمارے ملك میں شادی بیاہ كی تقریبات موسقیی و گانے اور رقص و سرور پر مشتمل ہوتی ہیں، كیا اگر میں شادی میں تقریب میں جا كر گانے كی مجلس سے دور بیٹھوں خاص كر اپنے اور سسرالی خاندان كی شادی تقریب میں جاؤں تو كیا گنہگار ٹھرونگی، میں وہاں نہ جانے اور كھانے وغیرہ مباح امور میں شركت نہ كرنے كی استطاعت نہیں ركھتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

برائی اور منكرات پر مشتمل تقریب مثلا دف كے علاوہ باقی آلات گانا بجانا جس میں ڈھول باجا اور موسیقی شامل ہو، یا پھر مرد و عورت كے اختلاط پر مشتمل ہو، یا اس كے علاوہ كوئی اور برائی و منكرات پائی جائیں تو اس میں شركت كرنا جائز نہیں، لیكن ایسا شخص جا سكتا ہے جو اس برائی كو روكنے كی استطاعت ركھتا ہو، اور اس كا ظن غالب ہو كہ اس كے روكنے سے برائی رك جائیگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" جب اسے كسی ایسی تقریب اور ولیمہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت و نافرمانی ہو مثلا شراب نوشی اور گانا بجانا پایا جائے اور اس كے لیے اس برائی كو روكنا اور ختم كرنا ممكن ہو تو اس كا اس تقریب میں جانا اور اس برائی سے روكنا لازم ہے؛ كیونكہ اس طرح وہ دو فرض ادا كریگا ایك تو اپنے مسلمان بھائی كی دعوت كو قبول كریگا، اور دوسرا برائی كو ختم كریگا.

لیكن اگر وہ اس كو نہیں روك سكتا تو وہاں نہ جائے، اور اگر اسے اس تقریب میں جا كر معصیت و برائی كا علم ہو تو وہ اس سے روكے، اور اگر روك نہیں سكتا تو وہاں سے واپس آجائے، امام شافعی نے بھی ایسا ہی كہا ہے " انتہی

دیكھیں: المغنی ابن قدامۃ (7 / 214).

مستقل فتاوی كمیٹی كے فتاوی جات میں درج ہے:

" اگر شادی کی تقریبات برائی و معصیت مثلا مرد و عورت کے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغیرہ سے خالی ہوں یا پھر اگر وہاں جائیں اور جا کر اس برائی کو روك دیں تو پھر وہاں اس خوشی میں شامل ہونا جائز ہے، بلکہ اگر وہاں کوئی برائی ہو جس کو ختم کرنے پر آپ قادر ہوں تو وہاں آپ کا جانا واجب ہو جاتا ہے.

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روك نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تا کہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی الانعام (70).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب محمد المسند (92).

دوم:

اگر آپ کا شادی میں جانا اور کھانا پکانے میں شریك ہونے وغیرہ میں برائی سننے یا برائی کے اقرار یا معاونت نہیں ہوتی مثلا برائی والی جگہ دور ہو جہاں سے آپ کو آواز نہیں آتی، یا پھر برائی شروع ہونے سے قبل آپ وہاں سے واپس چلی جائیں تو پھر آپ کا وہاں میں جانے میں کوئی حرج نہیں، آپ کو چاہیے کہ آپ انہیں نصیحت کریں اور ان کے سامنے اس برائی کا حکم بیان کریں، اور اس میں شرکت کی حرمت بھی واضح کریں.

قرطبی رحمہ اللہ تعالی درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! حب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

قولہ تعالی: تو تم ان كے ساتھ اس مجلس ميں نہ بيٹھو جب تك كہ وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں .

يعنى كفر كے علاوہ اور باتيں كرنے لگيں:

يقينا تم انہى جيسے ہو . اس سے يہ دليل ملتى ہے كہ معصيت و نافرمانى كرنے والوں كى جانب سے جب معصيت ظاہر ہو تو ان سے عليحدہ رہنا واجب ہے؛ كيونكہ جو ان سے عليحدہ نہيں ہوتا تو وہ ان كے فعل پر راضى ہے، اور كفر پر راضى ہونا بھى كفر ہے.

اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

يقينا تم انہى جيسے ہو .

چنانچہ جو كوئى بھى معصيت و نافرمانى كى مجلس ميں بيٹھا اور انہيں اس برائى سے نہ روكا تو وہ ان كے ساتھ گناہ ميں برابر كا شريك ہے.

جب وہ معصيت و نافرمانى كى باتيں اور برائى پر عمل كرنے لگيں تو انہيں روكنا چاہيے، اور اگر وہ انہيں نہيں روك سكتا تو پھر اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہيے تا كہ وہ اس آيت ميں شامل نہ ہو جائے " انتہى

اور شيخ سعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اسى طرح ان مجالس اور تقريبات ميں شريك ہونا جن ميں فسق و فجور اور معصيت و نافرمانى ہوتى ہے بھى اسى ميں داخل ہو گا جن تقريبات ميں اللہ كے اوامر اور نواہى كى اہانت كى جاتى ہے، اور اللہ كى ان حدود كو پامال كيا جاتا ہے جو اس نے اپنے بندوں كے ليے قائم كى ہيں، اور اس نہى كى انتہاء يہ ہے كہ اس طرح كے لوگوں كے ساتھ اس وقت تك نہ بيٹھا جائے جب تك وہ كسى اور باتوں ميں مشغول نہ ہو جائيں . يعنى اللہ كى آيات كے ساتھ كفر اور مذاق كے علاوہ اور باتوں ميں مشغول ہو جائيں تو پھر بيٹھو، " يقينا تم انہى جيسے ہو " يعنى اگر مذكورہ حالت ميں تم ان كے ساتھ بيٹھو گے تو انہى جيسے ہو كيونكہ تم ان كے كفر اور مذاق پر راضى ہوئے ہو، اور معصيت پر راضى ہونا معصيت كا ارتكاب كرنے والے جيسا ہى ہے.

حاصل يہ ہوا كہ جو اللہ كى معصيت والى مجلس ميں حاضر ہو اس كے ليے استطاعت ہونے كى شكل ميں اس برائى سے روكنا متعين ہے، يا پھر اگر استطاعت نہيں تو وہاں سے اٹھ كر چلا جائے " انتہى

ديكھيں: تفسير السعدى (217).

واللہ اعلم .